Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

فون ۴۴۹ یوم ہفتہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۸ جمادی الاوّل ۱۳۹۷ھ ۔ ۷ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۷ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۰۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادتمند ہے

انسان کو چاہیئے کہ مصیبت میں بدد ماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے

"رعایت اسباب ہماری اسلامی شریعت میں منع نہیں ہے۔ کسی شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم دوا کریں۔ آپؐ نے جواب میں فرمایا کہ ہاں دوا کرو کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دوا نہ ہو۔ ہاں یہ بالکل سچی بات ہے کہ کوئی وید یا ڈاکٹر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی فلاں دوا ضرور فائدہ کرے گی۔ اگر ایسا ہوتا تو پھر کوئی شخص کیوں مرتا۔ طبیبوں اور ڈاکٹروں کو چاہیئے کہ متقی بن جاویں۔ دوا بھی کریں اور دُعا بھی۔ تنہائی میں بہت بہت دعائیں مانگیں۔ جن لوگوں نے گھمنڈ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی ذلیل کیا۔ لکھا ہے کہ جالینوس کو اسہال کے بند کرنے کا بڑا دعویٰ تھا خدا کی شان کہ وہ خود اسی مرض کا شکار ہُوا۔ اِسی طرح بعض طبیب مدقوق ہو کر اور بعض مسلول ہو کر اِس دُنیا سے چل دئے۔

اِس بیان سے میری غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دعویٰ کی حقیقت کھول دی اور ان کی بے جا شیخی کا بھانڈا پھوڑ کر دکھا دیا۔ جس قسم کا دعویٰ کیا اسی دعویٰ میں پست اور ذلیل ہوئے۔ پس معلوم ہُوا کہ انسان کو کسی قسم کا دعویٰ سزاوار نہیں۔ ہمارے والد صاحب مرحوم بھی مشہور طبیب تھے جن کا پچاس برس کا تجربہ تھا وہ فرمایا کرتے تھے کہ حکمی نسخہ کوئی نہیں اور اصل حقیقت بھی یہی ہے کہ تصرف اللہ کا خانہ خالی رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے والا سعادتمند ہے۔ انسان مصیبت میں بد دماغ نہ ہو اور غیر اللہ پر بھروسہ نہ کرے۔ یک دفعہ ہی خفیف عوارض شدید ہونے لگ جاتے ہیں۔ کبھی قلب کا علاج کرتے کرتے دماغ پر آفت آجاتی ہے کبھی سردی کے پہلو پر علاج کرتے کرتے گرمی کا زور چڑھ جاتا ہے کون اِن بیماریوں پر حاوی ہو سکتا ہے۔ اِس لئے اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ کرنا چاہیئے۔ انسان ان حشرات الارض اور سمیات کو کب گن سکتا ہے۔ صرف بیماریوں کو بھی نہیں گن سکتا۔ لکھا ہے کہ صرف آنکھ ہی کی تین ہزار بیماریاں ہیں بعض بیماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ ایسے طور پر غلبہ کرتی ہیں کہ ڈاکٹر نسخہ نہیں لکھ چکتا کہ بیمار کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہی کی پناہ میں آنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صہ ۲۵۲، صہ ۲۵۳)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ ہجرت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

حضرت سیّدہ نواب مُبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی تشویشناک علالت

ربوہ ۷ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

حالت کل بہت خراب رہی۔ مکمل بے ہوشی رہی اور اسی میں اُلٹیاں آتی رہیں جن میں خون کی آمیزش بھی تھی۔ جسم کی سوجن اسی طرح ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور دردو الحاح کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے مقدس اور قیمتی وجود کو تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۶ ہجرت۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں قرآن مجید کی روشنی میں مومن کے اعمال و افکار میں تقویٰ کی اہمیت واضح فرمائی۔

حضور نے فرمایا انسان کا شیطان اس پر دو طرفہ حملہ کرتا ہے (۱) وہ انسان کو بدیوں برائیوں اور گناہوں کی طرف مائل کرتا ہے (۲) نیک کام کرنے سے روکتا اور قُرب الٰہی کی راہ کو مسدود کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ان دونوں حملوں سے بچنے کی راہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔ تقویٰ کے معنے یہ ہیں کہ انسان خدا کی پناہ حاصل کرنے اور اسے ہی اپنی ڈھال بنانے کی کوشش کرے۔ حضور نے فرمایا جو کام بظاہر نیک معلوم ہوتے ہیں وہ بھی تقویٰ کے بغیر نیک نہیں رہتے اِسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ:۔

ہر اِک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

حضور نے فرمایا ایک متقی کو نہ ان کمزوریوں کی وجہ سے کوئی پریشانی ہوتی ہے جو اس سے

(باقی صہ ۶ پر)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۷ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۷ مئی ۱۹۷۷ء

تربیت کا اہم ترین ذریعہ

کل کی اشاعت میں بتایا گیا تھا کہ مومن کے لئے اپنے اعمالِ صالح کے سلسلہ کو ہمیشہ کے لئے جاری رکھنے کا ذریعہ تربیت اولاد ہے۔ اگر وہ دنیوی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کی روحانی تربیت کے لئے بھی کوشاں رہے گا اور پھر دعاؤں کے ذریعہ اپنی اس حقیر کوشش کی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ التجا بھی کرتا رہے گا تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے کامیابی عطا فرمائے گا اور اس کی اولاد کو بھی یہ توفیق دے گا کہ وہ بھی اعمال صالحہ پر قائم رہے۔ یوں وہ اس درخت کی مانند ہو جائیگا جس کی جڑیں زمین میں مضبوطی کے ساتھ قائم ہوتی ہیں اور اس کی شاخیں آسمان کی بلندی تک پہنچتی ہیں اور وہ اپنے رب کریم کے اذن سے تازہ بتازہ پھل دیتا چلا جاتا ہے (سورۃ ابراہیم ۲۵-۲۶)

تربیت اولاد کا اہم ترین ذریعہ نماز اور دعا ہے۔ اگر ہم اپنی اولادوں کو نمازوں پر قائم کر دیں اور دعائیں کرنے کا عادی بنا دیں تو یقیناً وہ اعمال صالح پر قائم ہو جائیں گی۔ ایمان کے بعد پہلا عمل اللہ تعالیٰ نے نماز کو ہی قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

"اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ"

یعنی مومن ہمارے کہنے کی وجہ سے غیب کے امور پر ایمان لاتے ہیں اور پھر اس ایمان کے نتیجہ میں جو سب سے پہلا عمل وہ بجا لاتے ہیں وہ نماز کا قیام ہے۔

پھر فرماتا ہے:-

"قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ ۙ"
(المومنون ۲-۳)

یعنی ایمان لانے والے کامیاب و کامران ہو گئے کیونکہ وہ اپنی نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور پھر نمازوں میں دعائیں کرتے ہوئے خدا کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں۔

نماز اور دعا کی اس قدر اہمیت کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کو اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی ایک علامت قرار دیا ہے۔ اس کے نزدیک جس نے نماز کو چھوڑ دیا وہ اس کی اطاعت کے دائرہ سے نکل گیا اور اس طرح گویا اس کی رضا اور قرب سے محروم ہو گیا اور اگر اس کی نماز قائم رہی تو اسے دیگر اعمالِ صالحہ کی بھی توفیق ملتی چلی جائے گی یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو ایمان اور کفر و شرک کے درمیان امتیاز کرنے والی چیز قرار دیا ہے۔ (مسلم کتاب الایمان) آپؐ نے نماز اور دعا کی اہمیت پر خاص زور دیتے ہوئے نماز کو ایک ایسی نہر قرار دیا جس میں مومن روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہے اور اس طرح اس کا روحانی جسم گندگیوں اور کمزوریوں کی میل سے پاک و صاف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"اگر ایک نہر ہو جو تم میں سے کسی کے مکان میں سے گزرتی ہو اور تم اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتے ہو تو کیا تمہارے جسم پر میل باقی رہ سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ نہیں جسم پر کوئی میل نہیں رہے گی تب حضورؐ نے فرمایا۔ یہ نہر وہ پانچ نمازیں ہیں جو مومن روزانہ پانچ مرتبہ (اپنی تمام شرائط کے ساتھ) ادا کرتا ہے اور جن کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری)

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد دراصل قرآن کریم کی اس آیت کی ہی تفسیر ہے کہ:-

"اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ" (عنکبوت ۴۶)

یعنی نماز پہلے کھلے طور پر بے حیائی کے کام کرنے سے انسان کو روکتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ ہر اس کام سے انسان کو باز رکھتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اور خواہ وہ کسی کو نظر آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"نماز انسان کو بدیوں اور برائیوں سے روکتی ہے پس جو شخص صحیح معنوں میں نماز پڑھتا ہے اسے دوسرے روحانی فوائد کے علاوہ ذاتی طور پر یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ وہ برائیوں سے .... ہو جاتا ہے"۔

صلوٰۃ کے معنے جہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ہیں وہاں اس کے ایک معنے دعا کے بھی ہیں اور اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ یہ نماز جو ہم نے تمہیں سکھائی ہے اپنے ذاتی معنوں کے لحاظ سے فحشاء اور منکر سے بچاتی ہے اگر عبادت مراد ہو تو جب کوئی شخص اخلاص اور محبت سے خدا تعالیٰ کی درگاہ میں بار بار جائے گا۔ تو لازمی طور پر وہ کوشش بھی کرے گا کہ میں برائی اور بے حیائی کے کاموں سے الگ رہوں اور اس طرح نماز اسے گناہوں سے محفوظ کرنے والی بن جائے گی۔ اور اگر دعا مراد ہو تو تب بھی نماز انسان کو فحشاء اور منکر سے بچانے والی ہے کیونکہ نماز میں بار بار یہ دعائیں آتی ہیں کہ الٰہی مجھ پر بھی رحم فرما۔ میرے ہمسایہ پر بھی رحم فرما، میرے اہل ملک پر بھی رحم فرما۔ میرے دوستوں اور عزیزوں پر بھی رحم فرما...... اس طرح یہ نماز جہاں خود اس کی ذات کے لئے ہدایت کا موجب ہو گی وہاں دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہدایت کا موجب بن جائے گی۔"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص۱۹)

نماز دراصل دعا اور عاجزانہ التجا ہے جو انسان اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا ہے اور سورۃ فاتحہ جو ہر نماز کا لازمی حصہ ہے سب سے جامع اور موثر ترین دعا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"نماز میں سورۃ فاتحہ کی دعا نہایت موثر چیز ہے۔ کیسی ہی بے ذوقی اور بے مزگی ہو۔ اس عمل کو برابر جاری رکھنا چاہیئے یعنی کبھی تکرار آیت اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا اور کبھی تکرار آیت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کا اور سجدہ میں یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ۔ زندگی کا ذرا اعتبار نہیں اور دنیا کی خوابگاہ نہایت دھوکہ دینے والی چیز ہے۔ رات کو دعا کرو۔ صبح کو دعا کرو۔ جنگل میں جا کر دعا کرو۔ جماعت کے ساتھ دعا کرو اور تنہائی میں دروازے بند کر کے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ نفس امارہ سے آزادی بخشے۔ جہاں تک ہو سکے گریہ وزاری کی عادت ڈالو کہ رونے والوں پر اس کو رحم آتا ہے۔ کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کے روبرو صاف و پاک ہو جاؤ۔"

"نماز کیا ہے ایک دعا ہے جو درد۔ سوزش اور رقت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے طلب کی جاتی ہے تاکہ بدخیالات اور برے ارادے دفع ہو جائیں اور پاک محبت اور پاک تعلق حاصل ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت چلنا نصیب ہو۔"

"نماز کیا چیز ہے؟ نماز وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔"

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"
(کشتی نوح)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے فضل سے یہ توفیق دے کہ ہم نہ صرف خود نیکی، تقویٰ اور اخلاص پر قائم رہیں بلکہ اپنی اولادوں کو بھی ان عظیم روحانی نعماء کا وارث بنائیں تاکہ ہمارے درختِ وجود کے شیریں پھل ہمارے بعد بھی لگتے چلے جائیں۔

○

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۱ امان ۱۳۵۶ ہش، مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۷۷ء میں مخلصین جماعت کو لازمی چندہ جات (چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کی تحریک فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:-

"اب پھر ایک مالی سال ختم ہو رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جماعت اس طرف بھی توجہ کرے گی۔ ہر جماعت اپنے اپنے بجٹ سے زیادہ قربانیاں کرے گی۔"
(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۷۷ء)

امراء کرام و صدر صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان ایام میں دعائیں کرتے ہوئے وصولی کے لئے انتہائی کوشش فرمائیں۔ کوئی دوست ایسے نہ رہیں جن سے کل آمد پر شرح کے مطابق وصولی نہ ہو۔ وصول شدہ جملہ رقوم ۱۰ رمئی کی دوپہر تک ربوہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ہو جانی چاہئیں۔ بعد میں وصول ہونے والی رقوم سالِ رواں میں محسوب نہیں ہوں گی۔
(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

قائدین چندہ سرائے خدمت کی وصولی کی طرف توجہ دیں

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوز آسف کا مقبرہ اور اُس کا روزنِ دیوار

(مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵۔ رستم پارک نوانے کوٹ۔ لاہور)

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں میرا ایک مضمون بعنوان "قبر مسیح اور جدید فوٹوگرافی" شائع ہوا ہے۔ اس مضمون کے پیشِ نظر اخویم مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب ایم۔ ایس سی نے ایک نئی بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:۔

"چند روز ہوئے آپ کا مضمون "جدید فوٹوگرافی اور قبرِ مسیح" کے متعلق پڑھا جس میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ اگر ایک سوراخ کر لیا جائے تو قبر کے اندرونہ کی تصویر لی جاسکتی ہے۔ یہ مضمون پڑھ کر مجھے یاد آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کے بارے میں جو نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "راز حقیقت" صفحہ ۱۹ میں درج ہے۔ اس میں ایک سوراخ کے موجود ہونے کا ذکر ہے لیکن یہ سوراخ قبر کے گرد جو مسقف طواف گاہ ہے اس کے ایک کونہ میں ہے۔ یہ نقشہ حضور کے ایک خادم مولوی عبداللہ صاحب باشندہ کشمیر نے اپنے خط میں درج کیا تھا اور لکھا تھا کہ

"قبر کے مغربی پہلو کی طرف ایک سوراخ واقع ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اس سوراخ سے نہایت عمدہ خوشبو آتی رہی ہے۔ یہ سوراخ کسی قدر کشادہ ہے اور قبر کے اندر تک پہنچی ہوئی ہے۔ اس سے یقین کیا جاتا ہے کہ کسی بڑے مقصود کے لئے یہ سوراخ رکھی گئی ہے۔ غالباً کتبہ کے طور پر اس میں بعض چیزیں مدفون ہوں گی۔ عوام کہتے ہیں کہ اس میں کوئی خزانہ ہے مگر یہ خیال قابلِ اعتبار معلوم نہیں ہوتا۔ ہاں چونکہ قبروں میں اس قسم کا سوراخ رکھنا کسی ملک میں رواج نہیں۔ اس سے سمجھا جاسکتا ہے کہ اس سوراخ میں کوئی عظیم الشان بھید ہے اور صدہا سال سے برابر یہ سوراخ چلے آنا یہ اور بھی عجیب بات ہے۔ ۔۔۔۔ دو باتیں اس قبر پر بعض مخفی اسرار کی گویا حقیقت نما ہیں۔ ایک وہ سوراخ جو قبر کے نزدیک ہے دوسرے یہ قدم جو پتھر پر کندہ ہے۔"

مکتوب میں وضاحت ہے۔ "کہتے ہیں کہ یہ قدم رسول کا ہے۔"

پروفیسر صاحب لکھتے ہیں کہ سوراخ کی موجودگی واقعی عجیب بات ہے اور اسی وجہ سے مجھے وہ بات یاد رہی اور آپ کے مضمون سے اس کی طرف توجہ ہوئی۔ کوئی عجیب نہیں کہ مستقبل قریب میں کوئی نیا انکشاف ہو۔ سوراخ کا اتنے لمبے عرصہ سے چلا آنا اور حوادثِ زمانہ سے محفوظ رہنا واقعی قابلِ تعجب امر ہے اور خدائی تقدیر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے کام بھی عجیب ہوتے ہیں۔ ۔۔۔۔ (فوٹوگرافی کے ماہرین کو) قبر مسیح کے سوراخ کی طرف توجہ دلانی چاہیئے۔ یقیناً اس تحقیق سے بڑا فائدہ ہوگا۔"

پروفیسر صاحب موصوف کا ذہن جس طرف گیا ہے اس سے تحقیق کچھ آسان اور سہل ہو جاتی ہے۔ اگر یہ "سوراخ" قبر تک جاتا ہے تو جدید فوٹوگرافی میں بہت ممد ہو سکتا ہے۔ اس "روزنِ دیوار" کی وساطت سے "مقبرے" کے زیریں حصہ کی "تصویر" لی جاسکتی ہے جس میں اصل قبر بنائی گئی ہے۔ روزنِ دیوار کی تصویر خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم نے اپنی کتاب میں شائع کر دی ہے۔ یہاں یہ امر واضح کر دینا ضروری ہے کہ اصل قبر نچلے تہ خانہ میں ہے۔ اُوپر کا "تعویذ" اسلامی دَور میں بنایا گیا۔ جبکہ سیّد نصیر الدین کو یوز آسف کے جوار میں دفن کیا گیا۔ سیّد نصیر الدین بیہقی ۸۷۱ھ میں کشمیر میں فوت ہوئے اور مقبرہ یوز آسف میں ان کو جگہ ملی۔ آپ کشمیر کے سلطان زین العابدین کے سفیر تھے۔ آج سیّد نصیر الدین اور یوز آسف دونوں کی قبروں کا تعویذ شمالاً جنوباً ہے۔ یہ مسلمانوں کا "طریق دفن" ہے۔ اہلِ کتاب کی قبریں شرقاً غرباً ہوتی ہیں۔ چنانچہ تاریخی دستاویزات سے معلوم ہوتا ہے کہ یوز آسف کی قبر اس جگہ شرقاً غرباً بنائی گئی تھی۔

آج سے ایک ہزار سال پہلے ایک عربی کتاب "اکمال الدین واتمام النعمۃ" کے نام سے لکھی گئی۔ اس کتاب کے مصنف شیخ سعید الصادق ابن بابویہ قمی ہیں مصنف کا انتقال ۳۸۱ھ میں ہوا۔ گویا اس کتاب کو ایک ہزار سال سے بھی زائد ہو چکا ہے۔ ۱۲۸۲ھ مطابق ۱۸۷۲ء میں ایران میں شائع ہوئی۔ پروفیسر "میکس مولر" نے اس کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر اس کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا۔ شیخ سعید الصادق نے یوز آسف کی طویل داستانِ حیات بیان کی ہے۔ یہ داستان ایک بدھ فسانہ ہے۔ اُسے محض ایک کہانی سمجھا جاتا ہے کیونکہ بیشتر حصہ محض اساطیری مواد پر مشتمل ہے۔ بہت تھوڑا حصہ ایسا ہے جسے ہم تاریخی درجہ دے سکتے ہیں۔ کتاب کے آخر میں البتہ ایک تاریخی واقعہ درج ہے کہ یوز آسف کا جب وقتِ آخر آگیا تو وہ کشمیر میں تھا۔ اس نے اپنے ایک شاگرد کو وصیت کہ میرے اُوپر ایک قبر بنا دی جائے:۔

"تب اس نے اپنے پَیر
مغرب کی طرف پھیلا دیئے
اور سر مشرق کی طرف کیا اور
فوت ہوگیا۔"

شرقاً غرباً رُخ دلالت کرتا ہے کہ یہ شخص اہلِ کتاب میں سے تھا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اصل قبر شرقاً غرباً تھی جس کے اوپر بعد میں تعویذ شمالاً جنوباً بنا دیا گیا ۔۔۔۔ اکمال الدین کا یہی بیان ایک اور اہم کتاب عین الحیاۃ میں بھی درج ہے۔ اس میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ یوز آسف نے اپنے شاگرد کو قبر بنانے کی وصیت کی۔ سر مشرق کی طرف کر لیا اور پاؤں مغرب کی طرف پھیلا لئے اور جہان ابدی میں چلا گیا (جلد ۲ باب ۲ صفحہ ۱۷۸)

بہرحال مقبرہ یوز آسف میں روزنِ دیوار بڑا ہی معنی خیز ہے۔ کشمیر کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ اس سوراخ سے نافہ کی خوشبو آتی تھی۔ ایک عورت اپنے بچے کے ہمراہ زیارت کے لئے آئی۔ بچے نے سوراخ میں پیشاب کر دیا۔ اس کے بعد خوشبو آنا بند ہوگئی اور وہ عورت اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھی۔ (وجیز التواریخ)

یہ سوراخ اگر قبر سے ملا ہوا ہے تو اس صورت میں "لوحِ مزار" کا عکس لینا آسان ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "الہدیٰ" میں فرمایا ہے کہ قبروں یا مقبروں میں کتبے رکھنے کا رواج تھا۔ اگر اس مقبرہ کو کھولا جائے تو اس میں سے بھی بعض کتبوں کی برآمدگی کا احتمال ہے۔ تصویر لینا اب آسان ہے بشرطیکہ اس سوراخ سے لوحِ مزار تک خلا ہو۔ بہرکیف جدید فوٹوگرافی قبرِ یوز آسف کی تفتیش میں ممد و معاون ہے۔ اگر خلا نہ ہو تو پھر بھی قبر کو کھولے بغیر اس کی تصویر لینا ممکن ہے جس طرح ایکسرے میں تصویر آجاتی ہے اسی طرح جدید کیمرہ مقبرے کے اندرونے کی تصویر لے سکتا ہے۔ اور قبر کے باہر اگر لوحِ مزار موجود ہے تو روزنِ دیوار سے تصویر لی جاسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب "رازِ حقیقت" میں فرماتے ہیں:۔

"غرض مسیح ابن مریم کو صلیبی موت سے مارنا ایک ایسا اصل ہے کہ اسی پر مذہب کے تمام اصولوں کفارہ اور تثلیث وغیرہ کی بنیاد رکھی گئی تھی اور یہی وہ خیال ہے کہ جو نصاریٰ کے چالیس کروڑ انسانوں کے دلوں میں سرایت کر گیا ہے اور اس کے غلط ثابت ہونے سے عیسائی مذہب کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اگر عیسائیوں میں کوئی فرقہ دینی تحقیق کا جوش رکھتا ہے تو ممکن ہے کہ ان ثبوتوں پر اطلاع پانے سے وہ بہت جلد عیسائی مذہب کو الوداع کہیں اور اگر اس تلاش کی آگ یورپ کے تمام دلوں میں بھڑک اُٹھے تو جو گروہ چالیس کروڑ انسان کا انیس سَو برس میں تیار ہوا ہے ممکن ہے کہ انیس ماہ کے اندر دستِ غیب سے ایک پلٹا کھا کر مسلمان ہو جائے۔ کیونکہ صلیبی اعتقاد کے بعد یہ ثابت ہونا کہ حضرت مسیح صلیب پر نہیں مارے گئے بلکہ دوسرے ملکوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھرتے رہے۔ یہ ایسا امر ہے کہ یکدفعہ عیسائی عقائد کو دلوں سے اُڑاتا ہے اور عیسائیت کی دنیا میں انقلابِ عظیم ڈالتا ہے"۔

پھر اسی کتاب میں حضور فرماتے ہیں:-

"غالباً اس مزار کے ساتھ کچھ کتبے ہوں گے جو اَب مخفی ہیں۔ ان تمام امور کی مزید تحقیقات کے لئے ہماری جماعت میں سے ایک علمی تفتیش کا قافلہ تیار ہو رہا ہے"۔

اس کتاب کے ٹائیٹل پر جو دعائیہ قطعہ لکھا ہے وہ درج ذیل ہے ؎

اے خدا اے چشمۂ نورِ ہدیٰ
از کرم ہا بر چشم ایں اُمّت کشا
یک نظر کن سوئے ایں رازِ نہاں
تا رہی اے طالب از وہم و گماں

عصرِ حاضر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس عالمگیر روحانی تحریک کا نام ہے جس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔ آج کسرِ صلیب کے نئے نئے سامان ہو رہے ہیں۔ ان سے فائدہ اُٹھانا جماعت احمدیہ کا فرضِ منصبی ہے۔ یورپ و امریکہ کے احمدی احباب جدید فوٹو گرافی کی مدد سے اس تحقیق کو آگے بڑھا سکتے ہیں۔

قبرِ مسیح کا "رازِ نہاں" کھلنے والا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی تقدیروں میں سے ایک تقدیر ہے۔ اے کاش! ہماری زندگیوں میں یہ کام بپایۂ تکمیل پہنچ جائے اور ہم اُس انقلابِ عظیم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جو محض "۱۹ ماہ" میں عیسائی دنیا میں تہلکہ مچا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اس کا انتظار

توحید کی خوشبو سے ساری دنیا مہکنے والی ہے۔ اسلام کا یوسفِ کنعان اپنے چہرہ سے نقاب اُٹھانے والا ہے۔ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جو اس زمانہ کو پائیں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ فتح و نصرت کے لمحات ہمیں بھی دکھائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین ٭

الفضل خود خرید کر پڑھیے !!

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسنِ سیرت کی ایک ادنیٰ جھلک

(مکرم مولوی نور الحق صاحب انور سابق مبلغ امریکہ و افریقہ)

وہ یورپین صاحبِ قلم جو میدانِ تاریخ میں اپنے تئیں عدل و انصاف کے پتلے اور حق گو تصور کرتے ہیں اسلام اور اہلِ اسلام کے بارہ میں حق بات لکھتے ہوئے عموماً تنگ نظری اور تعصب کا شکار ہو کر رہ جاتے ہیں اور مسلمانوں کے حق میں کوئی کلمہ خیر مشکل سے اور شاذ و نادر کے طور پر ہی ان کی زبانِ قلم سے صفحۂ قرطاس پر آتا ہے۔ اس قسم کے شاذ کی ایک مثال عیسائی مؤرخ ایڈورڈ گبن کی مشہور کتاب "انحطاط و زوالِ سلطنتِ روما" میں نظر آتی ہے جہاں صاحبِ موصوف ایک مسلمان ترک شہزادے کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"الپ ارسلان سلطان ترکی کی زندگی میں ہی اسکے فرزند اکبر ملک شاہ کو آئندہ فرمانروائے ملک کے طور پر تسلیم کیا جا چکا تھا۔ لیکن جب اس کے باپ کی آنکھیں بند ہوئیں تو وراثتِ ملک و تاج کے سلسلہ میں اس کا اپنے بھائی، چچا اور چچازاد بھائی کے ساتھ تنازعہ اُٹھ کھڑا ہوا اور چاروں حریف تلواریں بے نیام کئے اپنے حمایتی گروہوں کو اپنے گرد جمع کرنے لگے۔ اس نبرد آزمائی میں سہ گانہ فتوحات نے ملک شاہ کی شہرت کو قائم اور اس کے حقِ وراثت کو ثابت کر دیا۔ تاریخ، خصوصاً ایشیائی تاریخ کا ہر دَور اس تلخ حقیقت کا آئینہ دار رہا ہے کہ حصولِ اقتدار کی جنگ بالعموم بے راہ روی کے جذبات اور حسد و بغض سے پُر کینہ توز خیالات کو جنم دیتی ہے۔ لیکن خانہ جنگی کی وسیع و عریض تاریخ میں شہزادہ ملک شاہ کے قول سے بڑھ کر پاکیزہ اور فراخ دلی و وسعتِ قلبی کے نیک جذبہ سے معمور مثال کہیں نہیں ملتی۔ ملک شاہ اور اس کے بھائی کی فوجیں ایک دوسرے کے سامنے صف آرا تھیں طبلِ جنگ بجنے سے ایک دن پہلے ملک شاہ اپنے وزیر اعظم نظام الملک طوسی کی تحریک پر اس کے ساتھ حضرت امام رضا کے روضہ پر دعا کی غرض سے گیا۔ دونوں جب دعا مانگ چکے تو شہزادہ نے اپنے وزیر سے اچانک دریافت کیا "چچا! آپ نے روضۂ مبارک پر کھڑے ہو کر خدا سے کیا مناجات کی؟"

"یہی کہ کل شہزادہ والا تبار کا لشکر دشمن کی فوج پر غالب آئے اور فتح مندی کے مرصّع تاج سے آراستہ ہو" ہوشمند و اخلاص نواز وزیر نے جواب دیا۔ لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب شاہانہ لب اس کے جواب میں یوں گویا ہوئے:

"لیکن چچا! جہاں تک میری اپنی ذات کا تعلق ہے مَیں نے تو اپنے آسمانی آقا کے حضور یہ عرض کیا ہے کہ اے لشکروں کے مالک خدا! تُو جو بھیدوں کا جاننے والا اور نہ معلوم اسرار پر آگاہی رکھنے والا ہے اگر میرا بھائی مسلمانوں کے تاج و تخت کا مالک ہونے اور ان پر حکمرانی کرنے کا زیادہ اہل ہے تو میرا تاج اور اور میری زندگی مجھ سے لے لے اور اس کو دیدے جو ان کا زیادہ حقدار ہے۔"

مندرجہ بالا واقعہ کسی مسلمان کے رشحاتِ قلم کا شاہکار نہیں کہ کسی فرضی مبالغہ آرائی یا ناجائز مدح سرائی کا احتمال پیدا ہو سکے۔ نہ اس کا اندراج کسی مجہول و غیر معروف کتاب میں ہے کہ اسے پایۂ تحقیق و اعتبار سے ساقط گردانا جائے بلکہ ان سطور کا لکھنے والا ایڈورڈ گبن وہ مشہور و معروف متعصب عیسائی مؤرخ ہے جو تاریخ نویسی کے جادۂ اعتدال سے سراسر انحراف کر کے اپنی تاریخ میں جا بجا بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کرتا اور مسلمانوں کو ڈاکو لٹیرے کے نام سے پکارتا اور انہیں وحشی و غیر مہذب قرار دیتا ہے۔ اس قسم کی تیز و تند نوکِ قلم سے اس کا صفحۂ تاریخ پر آنا واقعہ کی ثقاہت اور اس کے حقیقت پر مبنی ہونے کی کافی دلیل ہے۔ جہاں تک اس واقعہ کے مرکزی کردار کا تعلق ہے خاندانِ سلجوق کا نونہال ملک شاہ عہدِ نبوی کا کوئی صحابی و تابعی نہیں بلکہ تبع تابعی بھی نہیں، جسے ہمارے معلّمِ اخلاق قابلِ صد فخر آقا سرورِ کائنات فخرِ موجودات نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر القرون اور اس زمانہ کے خوش بخت اصحاب کو وہ نجوم قرار اور ان کی اقتدار کو رشد و ہدایت کی ضمانت قرار دیا ہے بلکہ یہ اس ترک شہزادہ کا ذکر ہے جو خیر القرون کے عہدِ زرنگار کے صدیوں بعد فیجِ اعوج کے تاریک دَور میں پیدا ہوا۔ اس لئے یہ واقعہ جہاں آقا کے کمالِ افاضہ پر دال ہے وہاں یہ خادم کے کامل استفاضہ پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک تاج پوش غلام ابنِ غلام کی حسنِ سیرت کا یہ مظاہرہ میرے آقائے نامدار کے حسنِ سیرت کی ایک ادنیٰ سی جھلک ہے۔ اور حضور کے بحرِ حسن و احسان کا ایک ننھا سا قطرہ ہے۔

کاش کہ ہم میں سے ہر کوئی اس مہرِ عالمتاب اور روحانی سراجِ منیر کے نور و جمالِ دلفروز کا مشاہدہ کرے اور اسے سکونِ قلب و نظر حاصل اور دلی قرار میسّر آئے ٭

ضروری اعلان

تمام مجالس انصار اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ:-

۱۔ وہ تمام ایسے اصحاب کو جو ۴۰ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں یا کسی اور جگہ سے آئے ہیں اپنی مجلس کا رکن بنائیں۔

۲۔ ناظمین اعلیٰ / اضلاع اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ ہر جماعت میں مجلس انصار اللہ قائم ہے کہ نہیں۔

۳۔ ہر مجلس ماہانہ رپورٹ میں قیادت تجنید کے زیرِ عنوان صف اوّل (۵۵ سال سے اوپر) اور صف دوم (۴۰ سے ۵۵ کے درمیان عمر) کے اصحاب کی تعداد علیحدہ علیحدہ درج فرمایا کریں۔

۴۔ اپنے ممبران کے کوائف (تعلیم، پیشہ، عمر، تاریخ بیعت، ولدیت) سے بھی بغرض ریکارڈ مرکز کو مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۶)

محترمہ رقیہ صاحبہ	سول لائن لاہور	.. — ۱۵	روپیہ
مکرم فہیم الرحمان صاحب	"	.. — ۱۵	"
" ڈاکٹر عبدالمنان خان صاحب	"	.. — ۱۵	"
" عطاء اللہ خان صاحب	"	.. — ۲۵	"
" ملک عبدالحی خان صاحب	"	.. — ۱۵	"
محترمہ اہلیہ صاحبہ شیخ اظہار احمد صاحب	"	.. — ۱۵	"
" بیگم صاحبہ ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب	"	.. — ۱۷۵	"
" رشیدہ بیگم صاحبہ	"	.. — ۲۰	"
مکرم ملک عبدالرشید صاحب آف کینیڈا	"	.. — ۵۰	"
" سلیم احمد صاحب	شاہدرہ	.. — ۵۰	"
" منظہر محمود صاحب ٹاٹا وہ بذریعہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب	لاہور	.. — ۳۰۰	"
محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ	"	.. — ۲۵	"
" حنیفہ بیگم صاحبہ	مزنگ روڈ	.. — ۵۰	"
مکرم بریگیڈیر نصیر احمد شاہ صاحب	لاہور چھاؤنی	.. — ۵۰	"
" عنبر مسعود صاحب ابن میجر احمد مسعود صاحب	"	.. — ۱۰	"
" ملک محمد انور صاحب	"	.. — ۱۰	"
محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ میجر عبدالمنان صاحب	"	.. — ۱۰	"
" بیگم صاحبہ ملک محمد انور صاحب	"	.. — ۱۰	"
" اقبال بیگم صاحبہ	"	.. — ۵۰	"
مکرم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	لودھراں	.. — ۳۷	"
	مردان	.. — ۱۲	"
محترمہ امۃ النصیر صاحبہ گلگشت	ملتان	.. — ۵۰	"
" امۃ القیوم اکرام اللہ صاحبہ	"	.. — ۲۵	"
مکرم خورشید انور صاحب	"	.. — ۱۵	"
" عبدالسلام صاحب ڈسپنسر	"	.. — ۱۰	"
" ڈاکٹر ارشد محمود صاحب	"	.. — ۱۰	"
محترمہ بیگم صاحبہ میجر طیب ظہور بٹ صاحب	ملتان چھاؤنی	.. — ۱۰۰	"
مکرم مرزا حمید احمد صاحب شاہ تاج شوگر ملز	منڈی بہاء الدین	.. — ۱۰۰	"
" سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	منگلا ڈیم	۵۱ — ۲۸	"
" میاں احمد منصور صاحب	میانوالی	.. — ۱۰	"
" نسیم احمد صاحب	"	.. — ۱۰	"
" سیٹھ صادق احمد صاحب	نواب شاہ	.. — ۲۵	"
" شاہد احمد مرحوم ابن صادق احمد صاحب	"	.. — ۲۵	"
" نور محمد صاحب	نور نگر فارم (سندھ)	.. — ۵۰	"
" سیکرٹری مال جماعت احمدیہ	نوکوٹ (")	.. — ۱۵	"
محترمہ نگہت شہناز صاحبہ	واہ کینٹ	.. — ۱۰۰	"
مکرم میاں اللہ بخش صاحب	"	.. — ۱۰	"
جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ بذریعہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ		.. — ۱۴۰۰	"
مکرم مختار احمد صاحب	ہمبرگ جرمنی	.. — ۱۵۰	"
" سید لقمان احمد صاحب شاہ	آف ہزارہ	.. — ۵۰	"
محترمہ مبشرہ عزیزہ ممتاز حمید صاحبہ آف امریکہ		.. — ۵۰	"
مکرم میجر سید محمود احمد شاہ صاحب منجانب سید منصور بخاری	لندن	.. — ۱۰	"
" " " " سید نیلوفر صاحب	نیویارک	.. — ۱۰	"
محترمہ والدہ صاحبہ نفیس احمد صاحب	ایران	.. — ۵۰	"

قائدین کرام چندوں کی وصولی کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

قرآن کریم اصولِ صحیحہ معلوم کرنے کا قطعی ذریعہ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" وہ یقینی اور کامل اور آسان ذریعہ کہ جس سے بغیر تکلیف اور مشقت اور مزاحمت شکوک اور شبہات اور خطا اور سہو کے اصول صحیحہ مع ان کی دلائل عقلیہ کے معلوم ہو جائیں اور یقین کامل سے معلوم ہوں وہ قرآن شریف ہے۔ اور بجز اس کے دنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں اور نہ کوئی ایسا ذریعہ ہے کہ جس سے یہ مقصد عظیم پورا ہو سکے"

(براہین احمدیہ حصہ دوم ص۸۹)

تمام اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ اس نعمت سے استفادہ کریں اور سہ ماہی امتحان میں شمولیت فرمائیں۔

(قائد تعلیم)

اعلان دار القضاء

مکرم صوفی نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے پاس ماسٹر اللہ دتہ صاحب رہائش رکھتے تھے وہ فوت ہو گئے ہیں۔ مرحوم کی میرے پاس مبلغ ۱۳۰۰/- روپے امانت تھی جس میں سے مبلغ ۹۶/۷۰ روپے مرحوم کی تجہیز و تکفین پر خرچ ہو گئے۔ جہاں تک مجھے علم ہے مرحوم کا کوئی بہن بھائی نہیں ہے۔ البتہ گجرات سے گاہے بگاہے مہمان آیا کرتے تھے۔ بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر مرحوم کا کوئی جائز وارث ہو تو دفتر ہذا کی طرف ایک ماہ کے اندر اندر رجوع کرے یا مرحوم کے وارثوں کے متعلق کسی کو کوئی علم ہو تو دفتر ہذا کو ان کے پتہ جات ارسال فرما دیں۔

(ناظم دار القضاء)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کا لڑکا شہزاد احمد عمر چھ سال عرصہ چھ سات ماہ سے بعارضہ مرگی بیمار ہے علاج باقاعدگی سے جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ شافی مطلق میرے بچے کو صحت کاملہ و عاجلہ عنایت فرمائے۔ آمین۔

(ظفر اللہ ثانی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہیرو غربی۔ تحصیل تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان)

برخوردار حفیظ الرحمان سنوری کا لندن میں بعارضہ پیٹ درد بیمار ہے۔ چند پونڈ وزن کم ہو گیا ہے نیز درد سے افاقہ نہیں ہوا۔ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے اس کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(حکیم حفیظ الرحمان سنوری۔ دار العلوم ربوہ)

مکرم چوہدری غلام رسول صاحب ولد چوہدری اللہ دین صاحب اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ولد چوہدری برکت علی صاحب چک ۱۹۶ مراد دونوں اولاد نرینہ سے محروم ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت مند اور لمبی عمر پانے والی اولاد سے نوازے۔ آمین

(غلام محمد حق معلم وقف جدید چک $\frac{۱۳۶}{مراد}$ ضلع بہاولنگر۔

اگر کسی کیس میں

(۱) ادویات بے اثر ہونے لگیں
(۲) دواؤں کے بُرے اثرات ظاہر ہونے لگیں
(۳) یا کسی دوا کی عادت پڑنے کا خطرہ ہو

— تو —

اس مرض کی کیور — CURE

سے بفضلہ تعالیٰ بیماری جڑ سے ختم ہو جائے گی — ۲۰۰ — ۱۰۰۰ — دس ہزار اور لاکھ طاقت کے چار کیپسولز کی یکے بعد دیگرے مرض کے اسباب اور جراثیم وغیرہ کے خلاف مسلسل زوردار یلغار مذکورہ تینوں رکاوٹوں کو توڑ کر مریض کو شفاء سے ہمکنار کرتی ہے

بواسیر — PILES.
دمہ — ASTHMA.
ذیابیطس — DIABETES.

— وغیرہ —

قسم کی ضدی اور مزمن امراض کی کامیاب اور آزمودہ کیورز CURES کا لٹریچر بتیس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں

ڈاکٹر صاحبان جدید میڈیکل سائنٹیفک کیوریٹو سسٹم (Curative System) کا جملہ لٹریچر مفت حاصل فرمائیں

کیوریٹو میڈیسن کمپنی چوک ہیڈ آفس لاہور، کراچی، راولپنڈی

— ہیڈ آفس —

(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارضِ بلالؓ میں ڈاکٹروں کیلئے خدمت کا زرّیں موقع

ملکی اخبارات کی اشاعت مورخہ ۱۳ر اپریل ۱۹۷۷ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ :-

"حکومتِ پاکستان نے ایسے ڈاکٹروں کے بیرونِ ملک جانے پر پابندی ختم کردی ہے جنہوں نے نیشنل سروس کے تحت مسلح افواج میں خدمت انجام دی ہو۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق ایسے ڈاکٹروں کو بلا روک ٹوک نو ابجیکشن سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔"

لہٰذا ایسے احمدی ڈاکٹر صاحبان جو یہ لازمی سروس سرانجام دے چکے ہیں ارضِ بلالؓ کے باشندگان کی خدمت کے لئے اپنی خدمات اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کر کے حسناتِ دارین حاصل کریں۔

نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم کے ماتحت عرصہ سات سال سے مختلف قومیتوں کے مخلص ڈاکٹر صاحبان مغربی افریقہ میں غانا۔ نائیجیریا۔ سیرالیون اور گیمبیا کے طبّی مراکز میں ارضِ بلالؓ کے باشندگان کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں ان ڈاکٹر صاحبان کو ریلیو کرنے کے لئے نیز مزید طبّی مراکز کے اجراء کے لئے مجلس نصرت جہاں کو درجنوں مخلص ڈاکٹروں کی ضرورت ہے۔ سلسلہ کا درد رکھنے والے اور مخلوقِ خدا کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ڈاکٹر صاحبان سے التماس ہے کہ جلد اپنی خدمات امام ہمام کے حضور پیش فرمائیں۔ ہم خرما و ہم ثواب۔

تفصیلی معلومات کے لئے دفتر مجلس نصرت جہاں ربوہ سے رابطہ پیدا کریں۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

لجنات توجّہ فرمائیں

دفتر لجنہ مرکزیہ میں مندرجہ ذیل کتب موجود ہیں لجنات اِن کتب کی تحریک کریں اور ان کا آرڈر دیں :-

تاریخ لجنہ جلد دوم کے صرف پانچ نسخے باقی ہیں جن بہنوں کو ان کی ضرورت ہے وہ فوراً منگوالیں۔ تاریخ لجنہ جلد سوم، مجلہ اُردو، انگریزی، احمدی مسلمز کی خریداری کی طرف تمام لجنات توجہ دیں تا ان کے ختم ہونے پر نیا لٹریچر شائع کروایا جائے۔ نیز جن لجنات کے ذمّہ کتابوں کا بقایا ہے وہ بھی اپنے بقایاجات جلد ادا کر دیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلاناتِ نکاح

(۱) بتاریخ ۴ر مئی بروز بدھ بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حسبِ ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مکرم محمد نعیم الدین صاحب ابن محترم شیخ محمد الدین صاحب آف سرگودھا کا نکاح بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر محترمہ امۃ الحکیم نصرت صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سیالی انسپکٹر اصلاح وارشاد کے ہمراہ پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو ہر لحاظ سے جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(۲) خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم جلیل احمد بٹ آف ہمبرگ جرمنی ابن مکرم خواجہ عبدالحی صاحب ربوہ کا نکاح مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر محترمہ فائزہ صاحبہ بنت مکرم مولوی عبدالکریم صاحب لون سابق امیر جماعتِ احمدیہ جہلم کے ساتھ مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف نے ۷ر اپریل ۱۹۷۷ء کو جہلم میں پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اِس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

خاکسار خواجہ عبدالمومن
مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

آج تحریکِ جدید ایک بہت بڑا درخت بن گئی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں وہ وقت آیا کہ خدا کی طرف سے ہمیں باہر نکلنے کا حکم ہوا اور اس کے لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریکِ جدید کو قائم کیا جیسا کہ ہر اچھے درخت کی ابتداء بھی ایک چھوٹے سے نحیف اور کمزور پودے سے ہوتی ہے تحریکِ جدید کی ابتداء اسی طرح ہوئی لیکن آج وہ ایک بہت بڑا درخت بن گیا ہے اور سارا سال ہی پھلوں سے لدا رہتا ہے۔"

تحدیثِ نعمت کا تقاضا ہے کہ اِس پھلدار درخت کے مناسبِ حال قربانیاں پیش کی جائیں اِس لئے نئے سال کے لئے اپنے وعدہ میں کم از کم ۳۳⅓ فیصد اضافہ پیش کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

شُکریۂ احباب

بہت سے عزیز واقارب اور احبابِ جماعت اور بہنوں نے ذاتی طور پر اور خطوط کے ذریعہ میرے خاوند مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس کی وفات پر میری اور میرے بچّوں کی دلجوئی فرمائی ہے جس کی مَیں از حد شکر گزار ہوں۔ مَیں اور میرے بچّے احباب کی مزید دعاؤں کے محتاج ہیں کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب مرحوم کو اعلیٰ درجات سے نوازے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے نیز مجھے اور میرے بچّوں کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

(امۃ القیوم بیوہ حافظ مبین الحق صاحب شمس۔ دارالعلوم غربی ربوہ)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

ماہِ ہجرت (مئی) میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ وہ خدام سے اس کا بھرپور مطالعہ کرائیں اور ماہ کے آخر میں امتحان لے کر مرکز کو مطلع کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اخبارِ احمدیّہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

سرزد ہو چکی ہوتی ہیں کیونکہ انہیں خدا تعالیٰ اپنی ستّاری سے ڈھانپ لیتا ہے اور نہ اسے آئندہ کا کوئی خوف ہوتا ہے کیونکہ اس سے خدا کا وعدہ ہوتا ہے کہ مَیں اُنگلی پکڑ کر تمہاری راہ نمائی کروں گا وہ تمام حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرتا ہے اور نورِ فراست اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ذاتی تعلق کے جذبہ کے حسین امتزاج کے ساتھ اس کے تمام اعمال صادر ہوتے ہیں اور یوں وہ خدائی صفات کا مظہر بن جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا ہر احمدی کی یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ وہ متقی بن جائے مگر اس کوشش میں کامیابی بھی خدا کی ہی توفیق سے مل سکتی ہے اِس لئے ہمیں بہت دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ متقی بننے کے لئے ہماری حقیر کوشش کو قبول کرے اور ہم میں سے ہر ایک دُنیا کو فتنہ و فساد سے پاک کرنے اور انسان کے لئے امن کے حالات پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہنے میں کامیاب ہو جائے۔ آمین

گمشدہ اشیاء

ایک چرمی مقفل بیگ اور ایک طلائی انگوٹھی ہمیں ملی ہے جس دوست کی ہو وہ دفتر صدر عمومی ربوہ سے حاصل کر لیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مُفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبّی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں منیجر ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ